قرآن کریم:

کتب سماویہ کے سلسلہ میں مذکورہ حقائق کو سامنے رکھئے تو یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ کرۂ ارض پر آسمانی وحی اگر اپنی اصلی اور حقیقی شکل میں کہیں موجود ہے تو وہ صرف قرآن ہے۔ اب اگر کوئی ہدایت کا طلب گار ہے تو اسے لازماً قرآن کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اگر کوئی آسمانی ہدایت کی روشنی میں زندگی گزارنا چاہتا ہے اور یہ جاننا چاہتا ہے کہ میرے رب کی مرضیات کیا ہیں، اس نے ہمیں کن چیزوں کا حکم دیا اور کن چیزوں سے روکا ہے تو اس کے لئے واحد ماخذ صرف قرآن ہے۔ اگر انسانیت چاہتی ہے کہ معاشرے میں عدل و انصاف قائم ہو، حق کی حکومت ہو، فرد کا ارتقاء اور معاشرے کی تنظیم سچائی کی بنیادوں پر ہو اور بنی نوع انسانی اس جہاں میں امن و سلامتی کے ساتھ رہے اور اس زندگی کے بعد آخرت میں بھی فوز و فلاح اس کا مقدر بنے تو اس کا لازمی اور آخری مستند ذریعہ صرف قرآن کریم ہے۔ اس کتاب کو اللہ تعالیٰ نے نازل کرتے ہوئے اعلان فرمایا: ﴿قَدْ جَآءَكُم مِّنَ ٱللَّهِ نُورٌ وَكِتَٰبٌ مُّبِينٌ ﴿١٥﴾ يَهْدِى بِهِ ٱللَّهُ مَنِ ٱتَّبَعَ رِضْوَٰنَهُۥ سُبُلَ ٱلسَّلَٰمِ وَيُخْرِجُهُم مِّنَ ٱلظُّلُمَٰتِ إِلَى ٱلنُّورِ بِإِذْنِهِۦ وَيَهْدِيهِمْ إِلَىٰ صِرَٰطٍ مُّسْتَقِيمٍ ﴿١٦﴾﴾ (المائدة: ١٥ - ١٦) ترجمہ: تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب آچکی ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ انھیں جو رضاء رب کے درپے ہوں سلامتی کی راہیں بتلاتا ہے اور اپنی توفیق سے اندھیروں سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے اور راہ راست کی طرف ان کی رہبری کرتا ہے۔

قرآن کریم کے علاوہ دیگر کتب سماویہ کے سلسلہ میں یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ وہ ساری کہ ساری ایک خاص قوم اور ایک خاص عہد کے لئے نازل کی گئیں تھیں۔ چنانچہ ان کے مخاطب کچھ خاص لوگ تھے۔ اس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ علاقائی کتابیں تھیں۔ لیکن جب ہم قرآن کے بارے میں حقائق جمع کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب آفاقی شان رکھتی ہے۔ اس کے مخاطب سارے انسان ہیں۔ ہر قوم ہر قبیلہ کے لئے یہ نازل کی گئی ہے۔ پھر ایک خاص عہد کے لئے نہیں بلکہ یہ آخری کتاب ہے یعنی قیامت تک اب کوئی دوسری کتاب نہیں آئے گی۔ قرآن میں اللہ کا ارشاد ہے: ﴿وَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ إِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيرًا

وَنَذِيرًا وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ ٱلنَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٢٨﴾ ﴾ (سبأ: ٢٨) ترجمہ: اور (اے نبی ﷺ) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بنا کر بھیجا ہے، مگر اکثر لوگ جانتے نہیں ہیں۔

قرآن کی اسی حیثیت کی وجہ سے اس میں ان تمام بنیادی تعلیمات کو محفوظ کر دیا گیا ہے جو کتب سابقہ میں بھی موجود تھیں لیکن لوگوں نے ان میں تحریف کر دی۔ بنیادی تعلیمات کے علاوہ بعض احکام بھی جوں کے توں رکھے گئے مثلاً قرآن میں ہے: ﴿ وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَآ أَنَّ ٱلنَّفْسَ بِٱلنَّفْسِ وَٱلْعَيْنَ بِٱلْعَيْنِ وَٱلْأَنفَ بِٱلْأَنفِ وَٱلْأُذُنَ بِٱلْأُذُنِ وَٱلسِّنَّ بِٱلسِّنِّ وَٱلْجُرُوحَ قِصَاصٌ ﴿٤٥﴾ ﴾ (المائدة: ٤٥) ترجمہ: اور ہم نے یہودیوں کے ذمہ تورات میں یہ بات مقرر کر دی تھی کہ جان کے بدلہ جان اور آنکھ کے بدلہ آنکھ اور ناک کے بدلہ ناک اور کان کے بدلہ کان اور دانت کے بدلہ دانت اور خاص زخموں کا بھی بدلہ ہے۔ قرآن کے آخری ہدایت نامہ ہونے کا لازمی تقاضا ہے کہ سابقہ تمام شریعتیں منسوخ قرار پائیں اور ساری انسانیت کے لئے صرف یہی آخری شریعت قابل عمل تسلیم کی جائے کیوں کہ یہ تمام کی جامع ہے۔ چنانچہ اللہ کا ارشاد ہے: ﴿ وَأَنزَلْنَآ إِلَيْكَ ٱلْكِتَٰبَ بِٱلْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ ٱلْكِتَٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَٱحْكُم بَيْنَهُم بِمَآ أَنزَلَ ٱللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ مِنَ ٱلْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَاجًا ﴿٤٨﴾ ﴾ (المائدة: ٤٨) ترجمہ: اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ حکم کیجئے، اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک دستور اور راہ مقرر کر دی ہے۔ قرآن کے آخری ہدایت نامہ ہونے کا ایک لازمی تقاضا یہ بھی ہے کہ کتاب ہمیشہ کے لئے محفوظ کر دی جائے اور اس کی ضمانت لی جائے کہ اس میں کوئی تحریف نہیں کی جاسکتی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿ وَإِنَّهُۥ لَكِتَٰبٌ عَزِيزٌ ﴿٤١﴾ لَّا يَأْتِيهِ ٱلْبَٰطِلُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِۦ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ ﴿٤٢﴾ ﴾ (فصلت: ٤١ - ٤٢) ترجمہ: یہ بڑی باوقعت کتاب ہے جس کے پاس باطل پھٹک بھی نہیں سکتا نہ اس کے آگے سے نہ اس کے پیچھے سے، یہ ہے نازل کردہ حکمتوں والے خوبیوں والے (اللہ) کی طرف سے۔ دوسری جگہ ارشاد فرمایا: ﴿ إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا

ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ﴿٩﴾ (الحجر: ۹) ترجمہ: ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

چنانچہ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قرآن آج بھی بالکل ویسا ہی ہے جیسا کہ یہ حضور اکرم ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ نہ تو ایک حرف کی زیادتی ہوئی ہے اور نہ کمی، اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ یہی اللہ کا دعویٰ ہے۔ اللہ کے دعویٰ سے بڑھ کر سچا دعویٰ کس کا ہو سکتا ہے؟